نبیلہ شاہین☆/ڈاکٹر بسمینہ☆☆

محبوب الٰہی عطا کی شاعری سلام کے تناظر میں

The poetry of Mehboob Elahi Atta in the context of Salam

Abstract:

Naat and salam are such genres that have a deep connection with religion. They are the part of poetry in which sincerity and honesty are of great importance. Its tradition is very strong in the written religious literature of Muslims Naat and salam poets also kept the tradition of Naatia poetry in front while making the subjects of Companions of the Prophet, Ahl-e-Bayt of the Prophet and Naibin Rasul, also kept in mind the essentials of poetry and created excellent poetry.

Key words: Naat, Salam, Genres, Connection, Honesty, Literature , Companion

محبوب الٰہی عطا نے ضلع ہری پور میں ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو آنکھ کھولی۔ عطا پر قدرت کی ایک خاص نظرِ کرم کا ہمیشہ حصار رہا ہے۔ عطا نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اہلِ بیت سے محبت وعقیدت، صوفیا اکرام، بزرگانِ دین اور حق تعالیٰ سے محبت و عقیدت میں جہاں نعت و منقبت، رباعی وغزل پر کام کیا وہاں سلام کا تحفہ پہنچا کر اپنی عاقبت کو سنوارنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ عطا کی شاعری صوبہ ہزارہ میں اسلامی لحاظ سے اپنا ایک الگ ہی بلند و اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ عطا شاعری کے میدان میں وہ شمعِ نور لے کر نکلے جس کی روشنی سے دل کے اندھیرے نور سے منور ہوئے۔ عطا کی شاعری تعلق باالرسالت کی نشاط آگیں وروحانی کیفیات سے معمور و مغمور ہے۔ انہیں حمد، نعت، منقبت، رباعی، مناجات اور سلام کہنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ جب عطا پر قدرت کی جانب سے سجے سجائے اشعار کا نزول ہوتا تو انتہائی جذب کے عالم میں آپ نے ایسے اشعار کہے جن کو پڑتے وقت قاری پر عشق رسولؐ کی شدت سے رقت طاری ہو جاتی ہے۔ عطا صوفی منش انسان تھے انہوں نے جو بھی لکھا وہ چاہت کی چاشنی میں ڈوب کر عشق کے جوبن سے مل کر ان کے الفاظ میں ایک عجب سی کیفیت پیدا کیے ہوئے ہے۔ ایسی کیفیت جو دل کی گہرائیوں کو چھوتی اور تاثر کے نقش کو جاں وداں بناتی ہے۔ عطا کے اظہار عشق میں بلا کی تڑپ، خلوص، عقیدت اور والہانہ پن ہے:

قدم رکھے کسی نے رہِ طوفان پرور میں

☆پی ایچ ڈی سکالر شعبہ اردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور / ☆☆صدر شعبہ اردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

گھٹاؤں نے سمندر بھر لیے ہیں دیدۂ تر میں

شفق شبیرؓ کے اسلام پرور خون کی دیکھ

درخشندہ ہوئی ہے دین کے رُوئے منوّر میں(1)

صنفِ سلام نے اُردو شاعری کے پہلے دور میں ہی اپنی حیثیت کا لوہا مختلف موضوعات سے منوا لیا تھا۔ جس کی مثال اُردو شاعری میں سلام کو مختلف اصناف کے حوالوں سے تحریر کرنے میں ملتی ہے۔ سلام نبی کریم ﷺ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، شہدائے کربلا، صحابہ اکرامؓ، غوث، قطب، ابدال، قلندر اور اولیاء سے اظہار عقیدت میں لکھے گئے۔ شعرا نے اِن معتبر ہستیوں پر جو سلام لکھے اُن میں عقیدت و احترام، جذبۂ خلوص کے ساتھ اِن کے اوصاف حمیدہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اِن عظیم شعراء میں ایک نام محبوب الہٰی عطا کا بھی شامل ہے۔ عطا حقیقت میں فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ﷺ ہیں۔ عطا کے سلام میں عجز و انکسار، عقیدت کا ایسا سماں ہے کہ آنکھیں فرطِ عقیدت سے چھلکتی ہیں تو روح انوکھے کیف و سرور سے سرشار دکھائی دیتی ہے۔ عطا نے رسول ﷺ کے سراپا اور فکر و عمل سے سرشار ہو کر سلام کہا ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ اور محبت اہل بیت سے عطا کا سچا عشق پیکر شعر میں ڈھل کر سعادت کی صورت میں حسین یادوں کا تاج محل بن گیا ہے۔ عطا نے سلام پیش کرتے ہوئے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے ان سے عقیدت، محبت، چاہت اور الفت ٹپکتی دکھائی دیتی ہے۔ اشکِ عقیدت کی سیاہی کو پلکوں پر سجا کر سلام کے اشعار کچھ اِن الفاظ میں رقم کرتے ہیں:

السّلام ابنِ علیؓ جانِ بتولؓ

السّلام اے جانِ جانانِ رسول ﷺ

السّلام اے گنجِ انوارِ نبی ﷺ

السّلام اے حاصلِ زہدِ علیؓ (2)

سلام وہ واحد صنف ہے جو ہر عہد میں عوام و خواص میں ہمیشہ مقبول رہی۔ اِس صنفِ سخن میں بہت زیادہ وسعت و وقعت پائی جاتی ہے۔ ہر عہد کے اہلِ علم اور دانش وروں نے اپنی عقل و فہم کے مطابق صنف اسلام کے مبادیات و متقضیات کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ صنف آج بھی اپنے موضوعاتی محاسن اور تکنیکی خوبیوں کی بناء پر اہل دانش و اہل علم کی نگاہوں کا مقبول ترین مرکز ہے۔ سلام ایک ایسی عبادت ہے جس میں وقت، جگہ یا کیفیت کی کوئی پابندی نہیں۔ سلام ایک ایسا منفرد عمل ہے جو مقبول بارگاہ اور قرب و رضا کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ سلام ذریعۂ مدح و ستائش ہے۔ عطا سلام کا نذرانہ بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں مختلف عنوانات کے تحت بیان کرتے ہیں۔

اے امامِ عارفاں اے شمعِ دیں

نورِ چشمِ رحمت للعٰلمین

اے نگارِ نورِ قدرت السّلام

اے سکونِ قلبِ حضرت السّلام (3)

لفظِ سلام جو کے بحر بیکراں کی طرح بہت وسیع معنی رکھتا ہے۔ جس کی بناء پر اس کے معنی و مطالب مختلف مقامات پر اور ہوتے ہیں ۔اس کے سبب لغت نویس، محقق و ناقدین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق اس پر گل افشانیاں کی ہیں۔ رسول ﷺ کے محاسن و کمالات آپؐ کی پیغمبرانہ خدمات اور اُمت پر آپ کے عظیم احسانات کو پلکوں پر بچھاتے ہوئے عطا نے بارگاہِ رسالت میں عقیدت و محبت، وفاداری اور نیاز مندی کا ہدیہ اور ممنونیت و سپاسگذاری کا نذرانہ بطور سلام پیش کیا ہے۔ عطا نے سلام کے اشعار کو خلوصِ دل سے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاص نظر رحمت، نبی کریم ﷺ کے روحانی قرب اور آپؐ کی خصوصی شفقت و عنایت حاصل کرنے کے لیے خاص الخاص الفاظ کا چناؤ بطور وسیلہ کیا ہے۔ اُردو لغت میں سلام تسلیم، بندگی، آداب، کورنش، رخصت، خدا کی طرف سے سلامتی، امن و امان، اللہ تعالیٰ کا وصفی نام کے طور پر آتا ہے۔ لفظ سلام کی معنوی سطح اُجاگر کرنے کے لیے ڈاکٹر صفدر حسین لکھتے ہیں۔

"ابتداء میں سلام کا مقصد بزرگانِ دین کی روحوں پر براہِ راست درود و سلام بھیجنا ہوتا تھا"(4)

سلام اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجا۔ جہاں فرشتوں کو نبی آخر الزماں پر سلام بھیجنے کا حکم فرمایا وہاں اپنے بندوں کے لیے بھی درود و سلام کی وحی نازل فرمائی۔ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ ہر قسم کی سلامتی و عافیت کا سرچشمہ ہے۔ سلام دین و دنیا اور آخرت کی سلامتی کا ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور پاک و برگزیدہ بندوں کو بھی سلام کہا جس کا ذکر قرآنِ پاک کے سات سلاموں میں ملتا ہے:

"(ترجمہ)۱۔ پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔(سورۃ یٰسین آیت نمبر ۵۸)۲۔ سلامتی ہے نوحؑ پر جہان کی۔(سورۃ صٰفّٰت، آیت نمبر ۷۹)۳۔ ابراہیمؑ پر سلام ہو(سورۃ صٰفّٰت، آیت نمبر ۱۰۹)۴۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام ہو(سورۃ صٰفّٰت، آیت نمبر ۱۲۰)۵۔ الیاسینؑ پر سلام ہو(سورۃ صٰفّٰت آیت نمبر ۱۳۰)۶۔ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے پس ہمیشہ کی جنت میں داخل ہو جاؤ(سورۃ الزمر، آیت نمبر ۷۳)۷۔ یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی ہے(سورۃ القدر، آیت نمبر ۵)"(5)

محبوب الٰہیٰ عطا نے اپنی شاعری میں ادب کا کوئی بھی قرینہ اپنے قلم سے جانے نہ دیا۔ عطا نے حضرت امام حسینؓ کی بارگاہِ اقدس میں جس محبت و عقیدت سے سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ وہ خوبصورت عشق کی لڑی میں پروئے ہوئے عاجزی کے محبت سے بنے موتی ادب کی خوشبو سے قاری کے دل و دماغ کو ایسے معطر کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے رسول کریم ﷺ کے پسینے کی خوشبو ان کے گھرانے میں سے آ رہی ہو۔ حسین جو جنت کے سردار ہیں۔ حسین وہ ہیں جنہوں نے نیزے کی نوک پر بھی قرآن سنایا۔ حسین نے میدانِ کربلا کو آباد کیا۔ حسین نے اپنے نانا کے دین کی خاطر سارا خاندان قربان کیا۔ حسین اپنے زمانے کی بلند نامور اور قابلِ تقلید بزرگ ہستیوں میں سے ایک تھے۔ جب زمانہ ہزاروں چکر کھاتا ہے تب کہیں ایسے نازش تاریخ فرزند پیدا ہوتے ہیں۔ حسین وہ ہیں کے جن کی نماز پر کائنات کو بھی ناز تھا۔ حسین وہ ہیں جنہوں نے میدانِ کربلا میں ایسا سجدہ عشق ادا کیا جسے تاریخ نے پھر کبھی نہ دیکھا۔ حسین کے ایسے لازوال عشق کو ہر زمانے میں سلاموں کے بے مثال تحفے پیش کیے گئے۔ آپ نے تاریخ کے بہتے دھارے کا رُخ ہمیشہ کے لیے تبدیل کر دیا۔

اللہ کے حبیب ﷺ کا پیارا حسینؓ ہے
مولا علیؓ کا راج دُلارا حسینؓ ہے
اُمت کی بخششوں کا جو بن جائے گا سبب
چشمِ رسول ﷺ کا وہ اشارا حسینؓ ہے
چمکا ہے جس سے عالمِ اسلام کا نصیب
چشمِ بتولؓ کا وہ ستارہ حسینؓ ہے
میدانِ حشر میں بھی کہیں گے عطاؔ حضور ﷺ
ایسا ہے کون جیسا ہمارا حسینؓ ہے(6)

محبوب الٰہیٰ عطا نے اپنی شاعری میں اُس عظیم، خاتونِ جنت، ملکہ عفت و عصمت، سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کہ جن کا نامِ نامی ہی استقامت، قناعت، بردباری، ایثار و سخاوت کا آئینہ دار ہے۔ جن کی حیاتِ مبارکہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو تجلی نبوت سے منور نہ ہو۔ جس طرح کسی ہیرے کو سورج کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا جائے تو وہ ہر جہت سے رنگوں کی چمک دے گا اسی طرح سیدہ عالمہ کی حیات مبارکہ کے فضائل و خصائل کا ایک مہکتا گلستان آنکھوں کے سامنے آکر قلب و روح کو معطر کرتا رہے گا۔ آپ اُن عظیم ہستی کی صاحب زادی صاحبہ ہیں جن کے نام سے نبضِ ہستی، تپش آمادہ اور خیمہ افلاک ایستادہ ہے جو رونقِ بزمِ حیات بھی ہیں۔ اور وجہ تخلیق کائنات بھی ہیں۔ آپ عظمت و حرمت کی وہ کہکشاں ہیں جن کے تابندہ ستارے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ ہیں۔ عطا نے پاک بی بی کو جو بہترین انداز سے ہدیہ تبریک پیش کیا وہ سورج کو چراغ دِکھانے کے مترادف ہے۔

السّلام اے فاطمہ زہرا السلام
السّلام اے سیّدہ عالی مقام
سیّدِ نسوانِ جنت السّلام
السّلام اے نازشِ خیر الانام
السّلام اے زینتِ آلِ عبا
السّلام اے بنتِ محبوبِ خدا
مونسِ آلِ محمدؐ السّلام

السّلام اے قابلِ صدا احترام(7)

عطاؔ نے خلیفہ چہارم جو حیدرِ کرار، شیر خدا، ابو تراب، ابو الحسن، آغوشِ رسالت مصطفیٰ ﷺ، علومِ ظاہری و باطنی کا منبع، دامادِ رسول ﷺ، بابا حسن و حسینؓ، نبی کریم ﷺ کے چچیرے بھائی، جرات و بہادری کی مثال، سابق الاسلام حضرت علی المرتضیٰؓ کی شانِ مبارکہ میں سلام پیش کر کے اپنی محبت و عقیدت کے خوبصورت پھول جن لفظوں میں پروئے ان پھولوں کی خوشبوں سے دل و دماغ مہک اُٹھتے ہیں۔ حضرت علیؓ دینِ اسلام میں علم کی وہ روشن شمع ہیں کے جس کی روشنی سے تمام جہاں روشن و منور ہے۔ آپ کو علم کی قوت، ارادے کی پختگی، استقلال و شجاعت میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ کی پیدائش بیت اللہ میں ہوئی۔ اپ نے رُخِ مصطفیٰ ﷺ کے جلووں میں اپنی آنکھ کھولی۔ آپ علم کا دروازہ ہیں۔ تمام عالمِ اسلام میں آپ کو بڑے ادب و احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اے امام عارفاں اے شمع دیں

نورِ چشم رحمت للعٰلمین

السّلام اے جستجوئے دِلبراں

السّلام اے آبروئے عاشقاں(8)

وہ میدان کے جہاں نواسہ رسول ﷺ، جان علیؓ، جگر گوشہ فاطمہ الزہراؓ حضرت امام حسینؓ نے اپنے خاندان کے 72 جانثاروں کی قربانی دینِ اسلام کے لیے دی کربلا ہے۔ میدان کربلا میں حسینؓ نے عشق کا وہ منظر پیش کیا جس کو لکھتے ہوئے جہاں قلم کا سینہ شق ہو جاتا ہے۔ وہاں دل کپکپا اُٹھتا ہے۔ اور روح تھر تھرا سی جاتی ہے۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے نانا کے دین کی خفاظت امام حسینؓ اپنی اور اپنے پیاروں کی جانثار کر کے کی جس کی زندہ مثالیں آج بھی میدان کربلا پیش کرتے ہوئے ہر آنکھ کو اشک بار کر دیتا ہے۔ میدان کربلا وہ ہے جہاں آلِ رسول ﷺ نے دین اسلام کے لیے اپنی جان کے نظرانے پیش کیے۔ جہاں قیامت صغرا برپا ہوئی۔ جہاں عشق کو بھی خود پہ ناز ہوا۔ جہاں سورج نے بھی دن کو اپنا منہ چھپایا۔ جہاں آلِ رسول کی قربانیوں کے منظر کو دیکھ کر درو دیوار، زمین و آسماں روئے۔ جہاں پیاسوں کے لیے نہرے فرات تڑپتی رہی۔ جہاں گلشن فاطمہ الزہراؓ کی کلیاں بکھریں۔ عطا نے امام حسینؓ ان کے رفقاء اور عزیزوں و اقارب نے دینِ اسلام کے لیے جو اپنی جانو کا نذرانہ پیش کیا انہیں عقیدت و محبت سے سلام کا تحفہ کچھ ان الفاظ پیش کیا ہے۔

سوائے سبطِ احمد ﷺ کون لا سکتا تھا تاب اُس کی

جو تھی برقِ تجلّی آسماں کی چشمِ مضطر میں

کٹا کر اپنی گردن کو حسینؓ ابنِ علیؓ بولے

خدا کا پیار پوشیدہ ہوا کرتا ہے خنجر میں

چمکا ہے جس سے عالمِ اسلام کا نصیب

چشمِ بتولؓ کا وہ ستارہ حسینؓ ہے (9)

عطا نے سلام نگاری کے لیے زبان وبیان میں حسن آفرینی اور اثر پزیری کو لازمی جزو سمجھا ہے۔ان خصوصیات کی بنا پر آپ کا لکھا ہوا ہر ہر لفظ قادر الکلامی اور تخیل کی بو قلمونی کی مدد سے بیان کی تازگی و شگفتگی کا مرقع بنا۔ سلام اردو شاعری کی سب سے قدیم ترین،سب سے بلند ،متبرک اور دل کش اصنافِ سخن ہے۔عطا نے اس صنف کے مزاج،معیار اور منفرد رنگوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی عمدگی سے اپنے افکار کو مطلوبہ پیمانوں میں ڈھالا ہے کہ اس سلسلے میں ادغام کی کوئی صورت پیدا نہیں ہونے دی۔عطا نے الفاظ وتراکیب کے موزوں استعمال سے معنی آفرینی اور خیال کی بے ساختہ ادائیگی کا استعمال اس انداز سے کیا جو کلام کے حسن وخوبی کی دلآویز تصویر کشی کی ایک جھلک ہے۔

اقلیمِ اہلِ دِل پہ ہے ابنِ علیؓ کا راج
اللہ رے یہ شانِ ولایت حسینؓ کی
منسوب ہے علیؓ و نبی ﷺ و بتولؓ سے
کس درجہ پُر وقار ہے نسبت حسینؓ کی(10)

موزوں الفاظ سلام میں خوش سلیقی اور شائستگی کو فروغ دیتے ہیں۔ عطا کی شاعری میں زبان کی صفائی اور دلکشی،سلاست و روانی ،خیال کی برجستگی و بے ساختگی،الفاظ میں عقیدت واحترام کی وہ خوشبو بکھری ہے۔جو سلام نگاری میں رنگینی بیان اور آرائش زبان کی سحر انگیزی زوداثر کی جھلک دیکھائی دیتی ہے۔الفاظ ومعنی کا حسن سلام نگاری میں خیال وفکر کو تسکین اور روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے۔عطا نے بڑے خلوص ،محبت اور اپنائیت کے ساتھ حضور پاک ﷺ پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔عطا کی شاعری ان کی دلی محبت اور تڑپ کی عکاس ہے۔عطا کی شاعری میں لفظوں کی ہم آہنگی،اسلوب بیان میں جامعیت اور لطافت کا باعث نظر آتی ہے۔

چھڑانے شام کے زنداں میں جانا ہی پڑتا ہے
اگر ہو قید سورج شام کے خو نناب منظر میں
سوائے سبطِ احمد ﷺ کون لا سکتا تھا تاب اُس کی
جو تھی برقِ تجلّی آسماں کی چشمِ مضطر میں
تبسّم بار نظروں سے مجھے دیکھا مرے رب نے
غمِ شبیرؓ جب لکھا عطاؔ میرے مقدّر میں (11)

اللہ کے وہ بندے جو اس کی ذات وصفات کے عارف ہیں۔ جو اس کی اطاعت وعبادت کے ہمیشہ پابند رہے۔اور گناہوں سے بچتے رہے ہیں۔ جنھیں اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے قرب خاص عطا فرمایا ان کو اولیاء اکرام کہتے ہیں۔یہ وہ خوش نصیب ہستیاں ہیں جنھیں نہ کسی

قسم کا خوف ہوتا ہے اور نہ کبھی کوئی غم۔ ان پاک ہستیوں کی شان میں عطاؔ نے عاجزانہ سلام پیش کرتے ہوئے اسے اپنی خوش نصیبی کی معراج کہا ہے۔ عطا کا کلام ان کے سچے جذبات کا عکاس ہے جو عشق اہل بیت اور اولیاء اللہ سے عقیدت و محبت کی مثال ہے۔ عطا کے سلام میں محبت اور عقیدت کے ساتھ ساتھ ترنم کا پہلو بھی نمایاں ہے جو ان کے اشعار کو منفرد بناتا ہے۔ عطا نے ہر شعر میں ایک خوبصورت اور اچھوتی تراکیب، دل کش استعارہ سازی سے کام لیا ہے۔ عطا کی شاعری کے ایک ایک لفظ میں زبان و بیان، سوز و گداز، معارف و حقائق، سلاست و روانی، قرآن و حدیث سیرتِ طیبہ کے جو رموز و اسرار موج زن ہیں وہ ان کی انفرادی شاعرانہ حثیت کو نمایاں کرتے ہوئے عشق رسول ﷺ، اہل بیت اور اولیاء اکرام میں آپ کی والہانہ وارفتگی کا اظہار یہ ہیں۔

کیوں شمعِ نورِ حق نہ ہو ایقانِ اولیا
حُبِّ حسینؓ پاک ہے ایمانِ اولیا
حیدرؓ کے لال نے اسے بخشی صبائے فیض
مہکا ہوا ہو کیوں نہ گلستانِ اولیا
جاری ہے فیضِ نو بہ نو شبیرؓ کا عطاؔ
مائل بہ اوج کیوں نہ رہے شانِ اولیا (12)

سلام نہایت جامع بہت عمدہ ایسا دعائیہ کلمہ ہے کہ جس کا اظہار پیار و محبت، عزت و احترام، عشق و عقیدت سے کیا جاتا ہے۔ سلام صرف محبت کا اظہار ہی نہیں بلکہ یہ تو ادائے حقِ محبت بھی ہے۔ سلام بھیجنا ایک مبارک اور نہایت مسنون و مقبول عمل رہا ہے۔ سلام اسلامی معاشرے کی وہ زینت ہے جسے ایمانی و اعتقادی حوالوں کے مطابق عبادت و ثواب کا اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ سلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں تقرب کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔ سلام بہترین ہدیہ اور تحفہ ہے۔ سلام ربط و تعلق کا اہم ذریعہ ہے۔ سلام قربتوں کا ذریعہ ہے۔ سلام تفکر و سوچ کا باعث ہے۔ سلام انسانی جذبات و احساسات کو قوی و طاقت ور بناتا ہے۔ سلام قدرِ تعظیم و تکریم اور جنت کی بشارت ہے۔ سلام چشمۂ فیضان ہے۔ سلام نورِ صفاتی کی جلوہ گاہ ہے۔ سلام امن اور برکت و سلامتی ہے۔

حوالہ جات:

1۔ محبوب الٰہی عطا"لی مع اللہ"،(فیصل آباد: مثال پبلشرز رحیم سنٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار 2013ء)، ص188
2۔ ایضاً، ص184، 185
3۔ ایضا"، ص186
4۔ شاہد نقوی سید"عزاداری"،(لاہور: اظہار سنز 20011ء)
5۔ قرآن مجید کا ترجمہ "سورۂ یٰسین آیت نمبر58، سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر 79، سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر109، سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر120، سورۂ صٰفّٰت آیت نمبر130، سورۃ الزمر، آیت نمبر73، سورۃ القدر، آیت نمبر5)"
6۔ محبوب الٰہی عطا"لی مع اللہ"، ص189

7۔ایضا" اَواَدنیٰ"،(فیصل آباد: مثال پبلشرز رحیم سنٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار، جنوری2020ء)، ص191،192

8۔ایضاً، ص186

9۔ایضا،" لی مع اللہ"۔ص188

10۔ایضاً، ص190

11۔ایضاً، ص187،188

12۔ایضاً، ص195

References:

1.Mahboob Elahi Atta "Lee Ma'Allah", (Faisalabad: Misal Publishers Rahim Center Press Market Aminpur Bazar 2013), p. 188

2.Ibid, p. 185,184

3.Ibid", p. 186

4.Shahid Naqvi Syed "Azadari", (Lahore: Azharsons 20011)

5.Translation of the Holy Quran "Surah Yasin verse number 58, Surah As-Saffat, verse number 79, Surah As-Saffat, verse number 109, Surah As-Saffat, verse number 120, Surah As-Saffat, verse number 130, Surah Az-Zumar, verse number 73, Surah Al-Qadr, verse number 5"

6.Mahboob Elahi Atta "Lee Ma'Allah", p. 189

7.Ibid "Aw Adna", (Faisal Abad: Misal Publishers Rahim Center Press Market Aminpur Bazar, January 2020), pp. 191, 192

8.Ibid., p. 186

9.Ibid., "Lee Ma'Allah", p. 188

10.Ibid., p. 190

11.Ibid., p. 188,187

12.Ibid., p. 195